إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ

الحمد للہ والمنۃ کہ این رسالہ عجالہ در مسئلہ ثواب و صلہ طعام بمیت رسید

فاتحہ خوانی

سنہ ۱۳۰۰

از تالیفات شریفہ مولانا غلام محمد صاحب بغیر تخلیقہ ... امام مسجد ...

مطبع محمدی لاہور طبع گردید

رسالہ فاتحہ خوانی اسلام کی ۱۱ کتابیں صفحہ ۱۰۳ پر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد پس یہ مسئلہ اہل سنت وجماعت کا
کثیر الوقوع تھا۔ اور عوام الناس بہ سبب وقرابت دین مخالفین کو کتابیں احادیث کی نہ دیکھ
سکتے تھے۔ اور اکثر لوگ ظاہر اقوال معترضین سے لاجواب ہوکر محتاج کتاب وتحریر فتوے کے ہوتے
لہٰذا اس احقر العباد نے حسبۃً للہ ورسولہ ومرضاۃً لارواح المومنین واولیاء اللہ۔ یہ مسئلہ
بحوالہ کتب لکھا خدائے کریم قبول فرماوے۔

سوال صدقات مالی جیسے طعام شیرینی وپہل وپہول اور عبادات بدنی جیسے کلمہ
و درود واوراد واذکار ونماز وروزہ وختم قرآن شریف انکا ثواب مردونکو پہونچتا ہے یا نہیں

جواب صدقات مالی کا ثواب پہونچتا ہے اور معتزلہ اسکے منکر ہیں اور عبادات بدنی
کا ثواب بھی پہونچتا ہے شافعیہ ومالکیہ اسکے منکر ہیں حنفیہ کرام کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ
عبادات کا ثواب بھی پہونچتا ہے **دار قطنی** میں ہے کہ ان رجلا سال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان لی ابوان ابرھما حال حیاتھما فکیف لی ببرھما بعد موتھما فقال
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البر بعد البر ان تصلی لھما مع صلوتک وان
تصوم لھما مع صیامک۔ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلوات اللہ علیہ کی خدمت شریف
میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میں اپنے ماں باپ کے ساتھ انکے زندگی میں سلوک کیا کرتا تھا
اب بعد وفات کے سلوک کس طرح کروں حضرت نے فرمایا سلوک بعد سلوک کے

یہ ہے کہ تم اپنے نماز کے ساتھ انکے لیے نماز پڑھا کرو اور اپنے روزہ کے ساتھ انکے
لیے روزہ رکھا کرو۔ اور نیز **دار قطنی** میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک
حدیث نقل کی ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مر علی المقابر وقرأ
قل ھو اللہ احد احدی عشرۃ مرۃ ثم وھب اجرھا للاموات اعطی من الاجر
بعدد الاموات یعنے جو شخص قبرستان کے پاس گذرے اور قل شریف گیارہ دفعہ
پڑھکر اوسکا ثواب مردے کو بخشیگا او سیقدر اسکو ثواب اللہ تعالی کے طرف سے
دیا جاویگا۔ اور حضرت **انس** سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت کی خدمت
میں عرض کیا کہ انا نتصدق عن موتانا ونحج عنھم وندعو لھم فھل یصل
ذلک الیھم فقال نعم انہ یصل الیھم ویفرحون بہ کما یفرح احدکم بالطبق
اذا اھدی الیہ رواہ ابو حفص العکبری۔ ہم اپنے مردے کے طرف سے صدقہ دیتے ہیں اور
انکی طرف سے حج کرتے ہیں اور انکے لیے دعا مانگتے ہیں کیا یہ انکو پہونچتا ہے آپنے فرمایا
کہ ہاں یہ پہونچتا ہے اور وہ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ کسیکے پاس ایک
طشت تحفہ وتحائف کا پیش کیا جاوے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ اور **ابو داؤد**
میں معقل ابن یسار سے مروی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأوا
علی موتاکم سورۃ یس یعنے تم اپنے مردوں پر سورہ یس پڑھا کرو اور اجماع مسلمین
حرمین شریفین میں قدیم سے چلا آتا ہے کہ سب اہل اسلام صالحین جمع ہوکر قرآن
شریف پڑھتے ہیں اور ثواب اوسکا موتی کو بخش دیتے ہیں اور معتزلہ کے دلیل یہ ہے

وان لیس للانسان الا ما سعی آلایۃ یعنی آدمی کے واسطے وہی ہے جو کچھ اوسنے
خود کوشش کی۔ معتزلہ کا قول ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بجز اپنے کوشش کے
دوسرے کی کوشش کچھ مفید نہیں حنفیہ کرامہم اس دلیل کے آٹھ جواب دیتے ہیں ✤
اول عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت مذکورہ اس آیت سے منسوخ ہے
والذین امنوا واتبعتہم ذریتہم ما التناہم من عملہم من شیٔ یعنے جو لوگ
ایمان لائے ہیں اور اونکی اولاد ایمان میں انکے تابع ہوئی ہے تو ہم انکے ساتھ
ملا دینگے اور اونکے عملوں سے کچھ نقصان نکرینگے **دوم** یہ کہ آیت اول کا
مضمون حضرت ابراہیم و موسیٰ کی امت کے ساتھ مختص ہے یعنے صحف ابراہیم و موسیٰ
علیہم السلام میں ہے کہ ان لا تزر وازرۃ وزر اخری وان لیس للانسان الا
ما سعی یعنے امم ماضیہ کیواسطے یہ حکم تھا کہ ہر ایک شخص اپنی اعمال کا پابند و مقید ہے
(ترجمہ) کوئی نفس دوسرے کا بوجھ اوٹھانے والا نہیں۔ اور آدمی کیواسطے بجز اپنے
کچھ نہیں اور اس امت مرحومہ کیواسطے اپنے اپنے اعمال بھی ہیں اور دوسرونکے اعمال کا
ثواب بھی پہونچتا ہے **سوم** ربیع بن انس نے کہا کہ آیت اول مراد از انسان کافر
ہے کہ کافر کو دوسرے کا عمل کچھ مفید نہیں ہوتا بخلاف مومن کے کہ دوسرے کی
اعمال اوسکو مفید ہوتے ہیں۔ **چہارم** اس آیت میں بیان طریق عدل کا ہے
اور دوسرونکے اعمال کا ثواب بطریق فضل کے پہونچتا ہے **پنجم** ابو بکر وراق نے فرمایا
کہ ما سعی کے معنے ما نوی کے ہیں۔ یعنے مومن کو اپنی نیت کے مطابق جزا ملتی ہے

حدیث شریف میں وارد ہے کہ انما لامرء ما نوی یعنے آدمی کیواسطے وہی ہے جو کچھ
اوسنے نیت کی ہے **ششم** ابو اسحاق ثعلبی نے کہا ہے کہ لیس للانسان الا
ما سعی کے یہ معنے ہیں کہ کافر کو دنیا میں اوسکے اعمال کی جزا ملتی جاتی ہے اور
عقبے میں اوسکے لیے کچھ نہیں رہتا **ہفتم** یہ کہ لام للانسان میں بمعنے
علی ہے جیسا کہ وان اسأتم فلہا اور ولہم اللعنۃ میں یعنے آدمی پر دوسرے کا
گناہ کا عذاب نہیں ہوتا۔ **ہشتم** یہ کہ لیس للانسان الا ما سعی کے معنے یہ ہیں
کہ اسباب اعمال کے بہت ہیں گاہے انسان خود عمل کرتا ہے اور گاہی سبب اعمال کا
سے کرتا ہے یعنے بیٹا اور دوست بناتا ہے کہ اس نسبت سے وہ لوگ اسکے لیے
عمل کرتے ہیں۔ اور گاہی خدمت دین و بندگان خدا کے کرتا ہے۔ کہ اس سبب سے
وہ مستحق ثواب اونکے اعمال کا ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ ابن جوزی نے بیان کیا ہے
اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت صلعم دو کبش (مینڈھے) قربانی کرتے
تھے۔ ایک اپنی طرف سے دوسرا مومنین امت کیطرف سے اس حدیث کو ایک
جماعت صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔ اس سے ثابت ہو کہ ثواب حسنات کا
دوسرے کو بخشنا خواہ وہ مردہ ہو خواہ زندہ مسنون ہے اور سعد بن عبادہؓ
سے مروی ہے کہ قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل
فقال الماء فحفر بئرا فقال ہذہ لام سعد رواہ ابو داؤد یعنی اوسنے
حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ماں فوت ہو گئی ہے اب کون صدقہ اوسکے

لیے افضل ہے آپ نے فرمایا کہ پانی۔ پس اوسنے کنوان کہودا کر کہا کہ یہ کنوان
ام سعد کے لیے ہے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ طعام وغیرہ سامنے رکھکر
اگر کہا جاوے یہ فلانے موتے کے لیے ہے تو جائز ہے۔ اور اسمین اتباع صحابہ کرام
کا ہے۔ اور حدیث شریف مین وارد ہے۔ الدعاء یرد البلاء والصدقۃ تطفی
غضب الرب یعنے دعا بلا کو رد کرتی۔ اور صدقہ خدا کی غضب کو دور کرتا ہے۔
اور نیز وارد ہے کہ عالم و شاگرد کسے گاؤن کے پاس سے گذرتے مین تو اللہ تعالی اس
گاؤن کے قبرستان کا عذاب چالیس دن تک معاف کر دیتا ہے۔

سوال دعا مین دو ہاتہہ اٹہانے کیسے ہین۔

جواب مسنون ہے جیسا کہ مالک بن یسار رض سے مروی ہے قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سألتم اللہ فاسئلوہ ببطون اکفکم ولا
تسئلوہ بظہورہا وفی روایۃ ابن عباس رض قال سلوا اللہ ببطون اکفکم
ولا تسئلوہ بظہورہا فاذا فرغتم فامسحوا بہا وجوہکم رواہ
ابوداؤد کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جب تم اللہ تعالی سے سوال کیا کرو۔ تو اپنے
ہتھیلیون کے ساتہ سوال کیا کرو۔ اور ہاتہون کے پیٹھ سے سوال مت کیا کرو
پس جب تم دعا سے فارغ ہو تو ہاتہ اپنے چہرے پر ملا کرو۔ اور ابن عباس کی
روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا تم اپنے ہتھیلیون کے ساتہ خدا تعالی
سے سوال کرو اور ہاتہون کی پشت سے مت سوال کرو پس جب تم دعا سے

فارغ ہو تو ہاتہہ موتہہ پر ملا کرو اور حضرت عمر رض سے مروی ہے کہ حضرت صلعم
جب دعا مین ہاتہہ اٹہاتے تو بغیر چہرہ پر ملنے کے نیچے نکرتے تھے عن عمر رض
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم یحطہما حتی یمسح
بہما وجہہ رواہ الترمذی۔ اور سلمان رض سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا
صلعم نے کہ تمہارا رب بڑا حیا دار کریم ہے اپنے بندہ سے بہت حیا کرتا ہے جب بندہ
اپنے دونو ہاتہہ اٹہاوے تو انکو خالی رد کرے۔ وعن سلمان رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حیی کریم یستحیی من
عبدہ اذا رفع یدیہ ان یردہما صفرا رواہ الترمذی وابوداؤد و
البیہقی فی الدعوات الکبیر اور نیز انس بن مالک اور سہل بن عبد اللہ اور سائب
بن یزید عن یزید اور عکرمہ عن ابن عباس رض مرویات مین کہ آنحضرت صلعم دعا
مین دونو ہاتہہ اوٹہاتے اور بعد فراغ کے چہرہ پر ملتے تہے اور عبد اللہ بن عمر رض سے
مروی ہے کہ ہر دعا مین ہاتہہ سینہ سے بلند کرنے نئی بات ہے کہ حضرت صلعم
ہر دعا مین ایسا نہین کرتے تہے بلکہ گاہی گاہے سینہ سے بلند کرتے اور گاہے
سینہ کے برابر رکہتے تہے۔ جیسا کہ دعای استسقائی مین بہت بلند کرتے تہے
اور ہاتہون کے پشت اوپر کو کرتے تہے اور باقی دعاؤن مین ہاتہہ سینہ کے
برابر رکہتے تہے اور ہتھیلیون کو اوپر رکہتے۔ الغرض فاتحہ خوانی وختم قرآن
شریف یعنے ایصال ثواب صدقات ونذر کے وقت ہاتہہ اٹہا کر دعا مانگتے جیسا کہ اہل

اسلام میں مروج ہے پس سب مسنون ہے اور ایصال ثواب بھی سوال نحو
ہے کہ یا اللہ اسکا ثواب فلانے فلانے روح کو پہونچا اور بموجب حدیث نبوی
سلمان ہے کہ جس دعا میں اجابت قبولیت منظور ہو بالضرور دونوں ہاتھ
اٹھاوے کہ حسب فحوای حدیث نبوی خداوند کریم اپنے کرم سے بندہ کے
خالی رد نہیں کریگا اور نہ کرتا ہے واللہ اعلم بالصواب

الفقیر غلام قادر
عفی عنہ

بعد اخلاص چو حق خوانے	کہ شود مشکل تو آسانے
صدقہ و نذر خواندہ دادہ بہ	میرسد بیشک آنچہ برسانے
مردن زین سعی مرد یاب شود	بین احادیث و نص قرآنے
اہل عرفان غلام قادر دید	کہ منو ہوست فرقہ ثانے
بین رسالہ نوشت کز ہر عام	حک شود حرف محض نادانے
چو خلیق از سروش شنید شنو	گفتش امیدوں بفضل ربانے
سر فاسد خبر بیت گو تاریخ	بہر بود نفع فاتحہ خوانے ۱۳۰

این تاریخ از نتائج افکار خادم العلماء الابرار محمد یار واعظ مسجد شاہی است

بقلم امام الدین ساکن کیلیانوالہ